قسط نمبر ۱

# استقامت

محمد منشاء کاشف

قال الله تعالی :۔ ان الذین قالوا ربنا الله ثم استقاموا فلا خوف علیهم ولا هم یحزنون اولئک اصحب الجنة خالدین فیها جزاء بما کانوا یعملون۔ (پ ۲۶' الاحقاف آیت ۱۳۔۱۴)

ترجمہ :۔ تحقیق جن لوگوں نے کہا کہ پروردگار ہمارا اللہ ہے پھر قائم رہے اسی پر پس نہیں ڈر اوپر ان کے اور نہ غمگین ہوں گے یہ لوگ ہیں رہنے والے بہشت کے ہمیشہ رہنے والے بیچ اس کے بدلہ ہے اس چیز کا کہ تھے وہ کرتے۔

تشریح :۔ استقامت کے معنی ہیں اللہ کی اطاعت اس کی فرمانبرداری پر لزوم اور دوام اختیار کرنا۔

ایک مومن کی اسلامی زندگی کا آغاز اس وقت ہو جاتا ہے جب وہ شعوری طور پر کہتا ہے کہ ہمارا رب اللہ ہے۔ اس کلمے سے واپس آنا اس کے لئے اتنا ہی بھاری ہوتا ہے جتنا کہ اس کو آگ میں جلایا جانا اللہ کی طرف سے اور اس کے رسول ﷺ کی طرف سے اب اس حقیقت پر ڈٹ جانے اور اس کے لئے استقامت اختیار کرنے کا مطالبہ آ جاتا ہے لیکن اس استقامت میں قیامت ہے ؟ جو لوگ کہتے ہیں کہ ہمارا رب اللہ ہے ان کو اس دنیا میں لازما آزمائش اور ابتلاء سے گزرنا پڑتا ہے تاکہ پتہ چل جائے کہ اس قول میں کس حد تک مخلص اور سچے ہیں ان کو شدید مشکلات اور کٹھن مراحل سے دوچار ہونا پڑتا ہے۔ اس لئے کہ عام طور پر دنیا میں انسان کے قائم کئے ہوئے نظاموں کے اس کلمے کو بغاوت سمجھا جاتا ہے۔ ان مخالف حالات میں اللہ کے بندوں کو ثابت قدم رہنا ہوتا ہے۔ استقامت اختیار کرنا مکمل اسلام ہے۔ جیسا کہ حدیث میں آتا ہے صحابی رسولؐ ایمان اور اسلام کا خلاصہ اور اس کے عطر کے بارے میں سوال